ذبح کے مسائل

ساتواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۶-۲۹ر رجب ۱۴۱۵ھ مطابق ۳۰ر دسمبر ۱۹۹۴ تا ۲ر جنوری ۱۹۹۵، دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ، گجرات

محور اول:

۱- ذبح لغت میں چیرنے پھاڑنے کو، اور شرع میں قابو یافتہ جانور کی غذا وسانس کی نالیوں اور دونوں شہ رگ یا ان میں سے اکثر کے کاٹنے، اور غیر قابو یافتہ جانور کے بدن کے کسی بھی حصہ کو زخمی کرنے کو کہتے ہیں۔

۲- ذبح کی دو قسمیں ہیں: ذبح اختیاری اور ذبح غیر اختیاری۔

ذبح اختیاری میں جانوروں کی چاروں رگیں (حلقوم، مریٔ، ودجین) یا ان میں سے اکثر کاٹ دی جاتی ہیں، اور یہ ان جانوروں میں ہوتا ہے جو عمل ذبح کو انجام دیتے وقت ذابح کے قابو میں ہوں، پالتو جانوروں میں عام طور پر ذبح اختیاری ہوتی ہے، سوائے اس کے کہ جانور قابو سے باہر ہوجائے۔

ذبح غیر اختیاری جانور کے بدن کے کسی بھی حصہ کو زخمی کرکے خون بہادینے کو کہتے ہیں۔ ذبح غیر اختیاری ان جانوروں میں ہوتا ہے جو عمل ذبح کو انجام دیتے وقت ذابح کے قابو میں نہ ہوں۔ غیر پالتو (شکاری) جانوروں میں ذبح غیر اختیاری ہوتا ہے، اِلا یہ کہ ایسے جانور کو پال لیا جائے یا وہ کسی اور طریقہ سے زندہ حالت میں قابو میں آجائے۔

۳- ذبح اختیاری اور غیر اختیاری کے مشترکہ شرائط درج ذیل ہیں:

۱- ذابح کا مسلمان یا کتابی ہونا۔

۲- ذابح کا عاقل ہونا۔

۳- بوقت ذبح اللہ کا نام لینا۔

۴- اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام شامل نہ کرنا۔

۵- بوقت ذبح جانور کا زندہ رہنا۔

۶- جانور کی موت ذبح کی وجہ سے ہونا۔

۷- آلہ کا تیز دھاردار کاٹنے والا ہونا۔

ذبح اختیاری کے مخصوص شرائط:

۱- متعین مذبوح پر تسمیہ پایا جانا۔

۲- متعین رگوں کا کاٹنا۔

۳- تسمیہ اور عمل ذبح میں زیادہ فاصلہ نہ ہونا۔

ذبح غیر اختیاری کے مخصوص شرائط:

۱- شکاری حالت احرام میں نہ ہو۔

۲- جانور حرم کا شکار نہ ہو۔

۳- شکار کرنے والا جانور یا پرندہ تربیت یافتہ ہو۔

۴- شکار اگر شکاری جانور کے ذریعہ ہو تو اس کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت، اور اگر تیر و نیزہ وغیرہ سے کیا جائے تو اس کو پھینکتے وقت تسمیہ کہا گیا ہو۔

۴- ذبح اختیاری اور غیر اختیاری دونوں کے مواقع علیحدہ علیحدہ ہیں، جب ذبح اختیاری ناممکن ہو اسی وقت ذبح غیر اختیاری کی اجازت ہوتی ہے، لہذا اختیاری کی جگہ غیر اختیاری کی گنجائش بالاتفاق نہیں ہے۔

محور دوم:

۱- ذبح کرنے والے کے لئے شریعت میں جس اہلیت کا اعتبار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ذبح کرنے والا عاقل ہو، بالغ ہو، یا اگر نابالغ ہو تو باشعور ہو، اور مسلمان ہو یا کتابی ہو۔

۲- کتابی سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہو جس کی تصدیق قرآن نے کی ہو، آج کے دور میں یہود ونصاریٰ کتابی ہیں۔

۳- آج کے زمانہ میں جو لوگ اپنے کو عیسائی یا یہودی کہتے ہیں انہیں کتابی تصور کیا جائے گا اور ان کا ذبیحہ حلال ہوگا، الا یہ کہ ان کا ملحد، منکر خدا ہونا یقینی طور پر معلوم ہو جائے۔

۴- قادیانی کا ذبیحہ حلال نہیں ہوگا، چاہے وہ اپنے کو احمدی کہے یا لاہوری۔

۵- واضح رہے کہ ذبح کی شرعی حقیقت کا پایا جانا ضروری ہے؛ چاہے ذابح مسلم ہو یا کتابی، اس لئے وہ تمام صورتیں جن میں براہ راست یا کسی مشین کے ذریعہ کسی جانور کو اس طرح ہلاک کیا جائے کہ اسے شرعاً ذبح نہیں قرار دیا جا سکتا تو وہ ہلاک شدہ جانور ذبیحہ نہیں کہا جائے گا اور حلال نہیں ہوگا، مثلاً گولی مار کر ہلاک کر دینا، یا بجلی کی لہروں کے ذریعہ ذبح کی جگہ کو جلا دینا، یا جسم کے کسی اور حصہ کو زخمی کر کے خون نکال دینا، یا اس جیسی دوسری صورتیں۔

محور سوم:

۱- از روئے شرع اسلام ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جانا چاہئے، اور غیر اللہ کے نام پر اگر کوئی جانور ذبح کیا جائے تو وہ حلال نہیں رہتا۔

اگر کوئی جانور ذبح کیا جائے اور اس پر بسم اللہ نہیں کہی گئی تو ایسا یا تو بھول کر ہوا ہوگا یا قصداً بسم اللہ ترک کی گئی ہوگی، اگر بسم اللہ بھول کر چھوڑی گئی تو وہ ذبیحہ حلال ہوگا، اور اگر بسم اللہ قصداً چھوڑی گئی تو جمہور فقہاء کے مسلک کے پیش نظر وہ ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر بطور استخفاف بسم اللہ نہیں پڑھی جائے تو ذبیحہ حلال نہیں ہوتا، لیکن اگر مقصود استخفاف نہ ہو مگر جان بوجھ کر کوئی شخص بسم اللہ نہ کہے تو چونکہ بسم اللہ کہنا ان کے نزدیک سنت ہے، ایسا ذبیحہ حلال ہوگا۔

واضح رہے کہ جمہور فقہاء کے نزدیک بسم اللہ کہنا واجب ہے اور سیدنا امام شافعیؒ کے نزدیک مسنون ہے، بہر حال تسمیہ واجب ہو یا مسنون، ہر مسلمان سے یہی امید کی جاتی ہے کہ وہ جان بوجھ کر بغیر اللہ کا نام لئے ذبح نہیں کرتا۔ لہٰذا ذبیحہ کسی بھی مسلمان کا ہو اس کے بارے میں ہم اس تحقیق کے مکلّف نہیں ہیں کہ آیا اس پر قصداً بسم اللہ چھوڑی گئی ہے، اس لئے ہر مسلمان کے ذبیحہ کو حلال تصور کرنا چاہئے۔

۲- واضح رہے کہ بسم اللہ کہنا عمل ذبح پر واجب ہے، اس لئے اگر عمل ذبح متعدد ہوگا تو بسم اللہ بھی متعدد ہوگا، اور اگر عمل ذبح ایک ہوگا تو بسم اللہ بھی ایک بار کہنا کافی ہوگا۔

مثلاً: ایک جانور کو بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا لیکن عمل ذبح مکمل ہونے سے پہلے وہ بھاگ کھڑا ہوا، اب اگر دوبارہ اسے ذبح کیا جائے گا تو دوبارہ بسم اللہ کہنی ہوگی۔

اور اگر ایک ہی بار چھری چلائی جائے اور اس ایک عمل ذبح سے بیک وقت کئی جانور ذبح ہوجائیں تو ایک بار کہی ہوئی بسم اللہ کافی ہوگی۔

واضح رہے کہ ذبح اختیاری میں ہر بار ذبح اور بسم اللہ کہتے وقت ذبیحہ کا معلوم و متعین ہونا ضروری ہے، اس لئے کہ ایک یا زائد جن جانوروں کی نیت کر کے بسم اللہ کہی گئی ہے ان کی جگہ دوسرے جانور ذبح ہوں گے تو وہ حلال نہیں ہوں گے۔

بعض اوقات جانور ذبح کرتے ہوئے ایک سے زائد افراد ذبح کے عمل میں شریک ہوتے ہیں، مثلاً چھری کے قبضہ پر دو آدمیوں کا ہاتھ ہو یا ایک کمزور شخص کے ہاتھ کے اوپر دوسرے شخص کا ہاتھ ہو، تو ایسی صورت میں دونوں ہی افراد کو بسم اللہ کہنی ہوگی، جانور کا ہاتھ پیر و سر پکڑنا ذبح کرنے میں شرکت نہیں ہوگی۔

محور چہارم:

۱- آج یہ طریقہ رواج پا رہا ہے کہ جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے بجلی یا کسی اور ذریعہ سے بے ہوش کیا جاتا ہے اور اسے جانوروں کے لئے الم اور تکلیف کم کرنے کا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے، سمینار کو اس نقطۂ نظر سے اتفاق نہیں ہے، اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ بغیر بے ہوش کئے عمل ذبح پورا کیا جائے۔

۲- لیکن اگر کہیں یہ عمل رائج ہو اور جانور کو بے ہوش کر کے ہی ذبح کیا جاتا ہو، اور اس کا اطمینان ہو کہ الیکٹرک شاک یا دوسرے بے ہوشی کے ذرائع کے استعمال کی وجہ سے جانور محض وقتی طور پر بے ہوش ہوا ہے، مرا نہیں ہے، اور اس کا اطمینان ہو کہ پوری احتیاط کے ساتھ الیکٹرک وولٹیج اس طرح ایڈجسٹ کیا جاتا ہے کہ اس سے صرف بے ہوشی عمل میں آتی ہے، تو ایسے بے ہوش جانور کو اگر ذبح کیا جائے تو ذبیحہ حلال ہوگا۔

☆☆☆